پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد طاہر *

حضرت عثمان غنیؓ بطور نائب رسول اللہ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کو اہل ایمان کے لئے اپنا بڑا احسان فرمایا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنی تینتیس سالہ نبوت کی زندگی میں اپنے صحابہ کی ایک ایسی جماعت تیار فرمائی کہ جس کا ہر فرد اپنی جگہ منفرد تھا۔ آپ کے ساتھیوں میں ہر شخص نگینہ وموتی۔ یہ سب حضرات رسول اکرم ﷺ کے فرمان پر کٹ مرنے کو اپنی سعادت خیال کرتے تھے۔ اور آنحضرت ﷺ کی ذات پر اپنی جان نچھاور کردینا ان کی زندگی کا مقصد تھا۔

اگرچہ رسول اکرم ﷺ کے جملہ ساتھیوں میں ہر ایک اپنی منفرد شناخت رکھتا ہے۔ تاہم حضرت عثمان غنیؓ کو بعض ایسی سعادتیں حاصل ہیں جو صرف اور صرف انہی کا حصہ ہیں۔ کوئی دوسرا ان میں شریک نہیں۔ آپ داماد رسول ہیں۔ آپ کو شرف حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں۔

حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ حضرت عثمانؓ کو ملاء اعلیٰ میں ذوالنورین کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ عثمان ہم سب سے افضل ہیں۔ آپ نے دامادِ رسول کا وہ شرف حاصل کیا جو ابوبکر و عمر کو بھی نہ ملا۔

علامہ جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ ان چودہ صحابہ میں سے ایک ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے میں سبقت کی۔ آپ اس وقت ایمان لائے جبکہ آنحضرت ﷺ نے دار ارقم میں اپنی تبلیغی و تعلیمی سرگرمیاں شروع نہیں کی تھیں۔

اسلام لانے کے بعد کفار کا ظلم و ستم بڑھا تو آپ اپنی زوجہ محترمہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عثمانؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت لوطؑ کے بعد اپنے اہل خانہ سمیت ہجرت کی سعادت حاصل کی۔

حضرت عثمانؓ کے مناقب کے سلسلہ میں بے شمار روایات ملتی ہیں جن سے آپ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے' تاہم اس وقت ہمارا موضوع حضرت عثمانؓ کے بارے میں نیابت رسول اللہ کے حوالے سے ہے۔

* [illegible]

ہجرت کے بعد مسلمانوں کی اپنی چھوٹی سی ریاست قائم ہوئی۔ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو اقتدار ملا اور رسول اللہ ﷺ اس ریاست کے سربراہ بنے تو آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئیں۔ آپ ایک طرف منصب نبوت پر فائز تھے تو دوسری طرف مدینہ کی ریاست کے سربراہ بھی تھے اس حوالے سے تبلیغ دین کے علاوہ آپ کو ملکی انتظام و انصرام اور ریاستی ذمہ داریاں نبھانا ہوتی تھیں۔ ان ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے آپ کو مدینہ منورہ سے باہر بھی جانا آنا ہوتا تھا۔ رئیس حکومت باہر جائے تو نائب کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جو عدم موجودگی میں امور حکومت سرانجام دے۔ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی ریاستی امور کے سلسلے میں کہیں تشریف لے جانا ہوتا تھا تو آپ اپنے صحابہ میں سے کسی کا انتخاب فرماتے اور اس کے ذمہ کام سپرد کرتے تھے۔ بعض دفعہ ایسے بھی ہوتا کہ آپ کسی ریاستی معاملے میں خود تشریف نہ لے جاتے بلکہ اپنی جگہ کسی صحابی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیج دیتے تھے۔ اس طرح جن حضرات کو مختلف مواقع پر رسول اللہ ﷺ کی نیابت کی سعادت حاصل ہوئی ان سعادت مند ہستیوں میں ایک انتہائی معتبر نام حضرت عثمان غنیؓ کا بھی ہے۔ حضرت عثمانؓ کو مختلف مواقع پر رسول اکرم ﷺ کی نیابت کا شرف حاصل ہوا۔

نیابت کی دو اقسام ہیں: ایک نیابت انتظامی دوسری نیابت سفارتی

نیابت انتظامی وہ ہے جس میں کسی حاکم کی عدم موجودگی میں کوئی دوسرا شخص عارضی طور پر انتظامی امور سرانجام دیتا ہے۔ یعنی عارضی طور پر انتظامی معاملات کو پورا کرنے کی ذمہ داری نبھانا۔ نیابت سفارتی کا مطلب ہے کسی ذمہ دار شخص کی طرف سے کسی دوسرے ذمہ دار کی طرف اہم پیغام لیکر جانا یا کسی ادارے کی طرف سے سفارتی ذمہ داریاں پوری کرنا۔

حضرت عثمان غنیؓ کو رسول اکرم ﷺ کی طرف سے دونوں اقسام کی نیابت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

ہجرت مدینہ کو ابھی دو سال بھی پورے نہ ہوئے تھے کہ کفار مکہ نے مسلمانوں کی نوزائیدہ حکومت کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا اور ۲ھ میں غزوہ بدر کا واقعہ پیش آیا۔ حالانکہ مسلمان ابھی بے خانماں تھے اور مدینہ منورہ میں اپنی معیشت کو بحال کرنے کی فکر میں تھے۔ ان کے پاس کوئی در تھا نہ دروزاہ۔ نہ مکان نہ دوکان کہ ان پر اہل مکہ نے جنگ مسلط کردی۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنی دفاعی حکمت عملی تیار کی اور اپنی زندگی کی کل پونجی 313 صحابہ کرام کو لے کر میدان بدر پہنچے۔ بدر روانہ ہونے سے پہلے ضروری تھا کہ آپ مدینہ منورہ میں کسی کو اپنا نائب مقرر فرمائیں۔ چنانچہ آپ کی نظر انتخاب حضرت عثمان غنیؓ پر پڑی۔ آپ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا کہ آپ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوں بلکہ مدینہ منورہ ہی میں قیام کریں اور عدم موجودگی میں سرکاری ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

حضرت عثمانؓ نے اس حکم کی تعمیل کی۔ آپ نے چونکہ حکم رسالت پر نیابت رسول کا فریضہ سرانجام دیا تھا اسی لئے رسول اکرم ﷺ نے ان کو بدر کے مال غنیمت میں حصہ دار قرار دیا۔ اور درجہ کے اعتبار سے بھی ان کو بدری صحابی ٹھہرایا۔ اس طرح آپ کو نیابت رسول کا شرف بھی ملا۔ اور بدر میں شمولیت نہ کرنے کے باوجود بدری صحابی ہوئے۔ نیز ،

سعادت بھی عطا ہوئی۔ غزوہ بدر کے بعد 2ھ میں ایک اور ایسا واقعہ پیش آیا جسمیں رسول اللہ ﷺ کو مدینہ منورہ چھوڑ کر کچھ عرصہ کیلئے باہر جانا پڑا۔

ہجرت کے بعد مسلمان کچھ مطمئن تھے کہ شاید اب وہ کفار مکہ کی چیرہ دستیوں سے محفوظ زندگی بسر کرسکیں گے اور سکھ کا سانس لیں گے، لیکن غزوہ بدر سے یہ بات واضح ہوچکی تھی کہ کفار مکہ مسلمانوں کے مستقل درپے آزار ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمانوں کی نوزائیدہ ریاست کو جس طرح ممکن ہو ختم کیا جائے۔ اس لئے رسول اکرم ﷺ مسلسل اہل مکہ کی منفی سرگرمیوں پر نظر رکھتے تھے۔ یہ 2ھ کا واقعہ ہے کہ آپ کے علم میں یہ بات آئی کہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ مسلمانوں کے خلاف اہل مکہ سے تعاون کرتے ہیں اور مسلمانوں کی خبریں ان تک پہنچاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے مناسب سمجھا کہ اس مار آستین کی سرکوبی کی جائے۔ چنانچہ آپ صحابہ کے ہمراہ ان کی بستی کی طرف روانہ ہوئے۔ اب مسئلہ یہ پیدا ہوا کہ مدینہ منورہ میں آپ کی عدم موجودگی میں کون نیابت کے فرائض سرانجام دے۔ چنانچہ آپ کی نظر انتخاب حضرت عثمانؓ پر پڑی۔ آپ نے حضرت عثمان کو اس موقعہ پر اپنا نائب مقرر فرمایا اور مدینہ منورہ کا انتظام وانصرام آپ کے سپرد ہوا۔

غزوہ احد 3ھ میں ہوا۔ اس غزوہ میں اگرچہ کفار مکہ شکست کھا کر واپس لوٹے تھے تاہم مسلمانوں کو بھی بعض وجوہات کے پیش نظر کافی زک اٹھانا پڑی اور کفار مکہ بھی کچھ حوصلہ مند ہوگئے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے بھی مزید احتیاطی اقدام کئے۔ ابھی غزوہ خندق کی نوبت نہیں آئی تھی کہ آپ کو اطلاع ملی کہ مدینہ منورہ کے اطراف میں قبیلہ انمار اور بنو ثعلبہ مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کیلئے پر تول رہے ہیں اور انکے روابط اہل مکہ سے ہیں۔ اور مکہ والوں کے ساتھ ان کی سازباز چل رہی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ برائی کو آغاز میں دبایا جانا ضروری ہے۔ تاکہ مزید پریشانی پیدا نہ ہو۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو تیاری کا حکم دیا اس موقعہ پر بھی آپ نے حضرت عثمانؓ کو ہی اپنا نائب مقرر فرمایا اور مدینہ منورہ کا انتظام وانصرام آپکے سپرد کیا اور خود صحابہ کرامؓ کے ہمراہ چل کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ انمار اور ثعلبہ کے لوگوں کو اطلاع مل گئی اور وہ لوگ آپ کی آمد کی خبر سن کر پریشان ہوئے اور اردگرد پہاڑوں میں جاچھپے اور لڑائی کی نوبت نہ آئی تاہم اس موقعہ پر حضرت عثمانؓ کو آپ کی نیابت کا شرف حاصل ہوا اور مدینہ منورہ میں نائب الرسول کی حیثیت سے انتظام کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔

تاریخ اسلام میں بیعت رضوان کا واقعہ بڑا مشہور ہے۔ یہی واقعہ فتح مکہ کے حوالے سے سنگ میل ثابت ہوا۔ اس واقعہ میں حضرت عثمانؓ کو رسول اکرم ﷺ کی طرف سے نیابت سفارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو اپنا سفیر مقرر کیا۔ اور اہل مکہ کی طرف بھیجا کہ وہ وہاں جا کر یہ پیغام پہنچائیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد بغرض جنگ نہیں بلکہ بغرض ادائے عمرہ ہے۔ آپ یہ پیغام لے کر مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں جا کر رسول

اکرم ﷺ کی طرف سے حق نیابت ادا کیا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ نے اس نیابت سفارت کا حق کس طرح ادا کیا؟ آپ تقریباً چھ برس کے بعد مکہ مکرمہ آئے تھے اور عبادات طواف کے لئے طبیعت گداز تھی۔ اہل مکہ نے آپ کو پیشکش کی کہ آپ کو ہم اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ طواف کعبہ کریں۔ بیت اللہ میں داخل ہوں، اپنی مرضی کے مطابق عبادت کریں، ہمیں کوئی تعرض نہیں۔

حضرت عثمانؓ نے یہ پیشکش سنی اور فرمایا کہ یہ پیشکش رسول اکرم ﷺ کے لئے بھی ہے؟ کفار کی طرف سے جواب ملا کہ نہیں۔ یہ پیشکش صرف آپ کیلئے ہے۔ حضرت عثمانؓ نیابت سفارت کا فریضہ ادا کر رہے تھے۔ فوراً بولے کہ اگر یہ پیشکش صرف میرے لئے ہے تو پھر میں یہ پیشکش قبول کرنے کیلئے اس وقت تک تیار نہیں ہوں گا جب تک رسول اکرم ﷺ میرے ساتھ اس مقدس عمل میں شریک نہ ہوں۔ میں انکے ساتھ ہی طواف بیت اللہ کی سعادت حاصل کر سکتا ہوں۔ ان کے بغیر میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ کا یہ جواب کفار مکہ کے لئے حیران کن تھا۔ لیکن آپ نے اپنے جواب اور عمل سے یہ بات واضح کر دی کہ حق نیابت کیا ہوتا ہے۔ اور یہ فرض کس طرح ادا کیا جاتا ہے۔ ادھر نبی کریم ﷺ کو بھی اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ عثمانؓ بھی ہمارے بغیر طواف کعبہ نہیں کر سکتے۔

اسی گفت و شنید میں حضرت عثمان غنیؓ کی واپسی میں تاخیر ہوگئی تو جانے کس طرح یہ خبر عام ہوگئی کہ شاید حضرت عثمانؓ سفیر رسول ﷺ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ اور دیگر صحابہ کو اس پر بڑا قلق اور رنج ہوا اور انہوں نے قصاص عثمانؓ کا فیصلہ کیا۔ اور رسول اکرم ﷺ نے تمام صحابہ سے بیعت لی، اس بیعت کو بیعتِ رضوان کہا جاتا ہے۔

ترمذی کی روایت کے مطابق جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے بیعت لی تو اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے اور فرمایا یا الٰہی یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے جو تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں مکہ گیا ہوا ہے۔ گویا آپ نے اپنے ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا اور اس طرح حضرت عثمانؓ کی نیابت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

حضرت عثمانؓ تیسرے خلیفہ راشد ہیں، گویا رسول اکرم ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جن بزرگ شخصیتوں کو آپ کی جانشینی کی سعادت ملی ان میں ترتیب کے اعتبار سے حضرت عثمانؓ تیسرے ہیں۔ اور اس طرح نائب رسول کی حیثیت سے آپ نے بارہ برس نیابت رسول کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کی حکومت کے آخری ایام میں اغیار کی طرف سے سازشیں چل نکلیں۔ جن کے نتیجہ میں حضرت عثمانؓ نیابت رسالت کا حق ادا کرتے ہوئے رتبہ شہادت پر فائز ہوگئے۔ اور جنت البقیع میں آسودہ خاک ہوئے۔